۶۳- Lajwanti, *Punjabi, Sufi Poets*, pp. 54-59.

۶۴- فقیر محمد فقیر ، کلیات بُلھے شاہ ، ص ۴۴ - ۴۵ ؛ عبدالمجید بھٹی ، کافیاں بُلھے شاہ ، ص ۶۰ - ۶۲ -

۶۵- سید نذیر احمد ، کلام بُلھے شاہ ، ص ۱۰۴ - ۱۰۶ -

۶۶- عبدالمجید بھٹی ، کافیاں بُلھے شاہ ، ص ۲۸۴ -

۶۷- سید نذیر احمد ، کلام بُلھے شاہ ، ص ۱۰۳ ؛ عبدالمجید بھٹی ، کافیاں بُلھے شاہ ، ص ۲۲ -

۶۸- فقیر محمد فقیر ، کلیات بلُھے شاہ ، ص ۱۲۳ -

۶۹- عبدالمجید بھٹی ، کافیاں بلُھے شاہ ، ص ۸۶ -

۷۰- ایضاً ، ص ۱۸۸ -

۷۱- فقیر محمد فقیر ، کلیات بلُھے شاہ ، ص ۱۶۳ - ۱۶۵ -

۷۲- ایضاً ، ص ۲۲ - ۲۳ -

۷۳- ایضاً ، ص ۲۶۷ - ۲۶۸ -

۷۴- فقیر محمد فقیر ، کلیات بلُھے شاہ ، ص ۲۶۷ - ۲۶۸ -

۷۵- ایضاً ، ۳۶۶ ، ۳۷۰ -

۷۶- ایضاً ، ص ۳۶۷ -

۷۷- ضیاء الدین احمد برنی ـ تذکرہ حضرت بلُھے شاہ ، ص ۱۳ -

۷۸- عبدالغنی ، تصوف اور صوفی شعراء ، ص ۳۰۳ -

۷۹- ضیاء الدین احمد برنی ، تذکرہ حضرت بلُھے شاہ ، ص ۷۰ -

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر*

# بلاغت نبوی

نطق و گویائی کا زیور حضرت انسان پر رب کائنات کا بہت بڑا احسان ہے۔ چنانچہ خلق الانسان علمہ البیان (اللہ رحمن نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بیان و بلاغت کی تعلیم دی) میں بھی حقیقت جلوہ گر نظر آتی ہے۔ بنو اسرائیل کے اولو العزم پیغمبر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو جب منصب نبوت عطا ہوا تو انہوں نے اپنے رب سے التجا کی تھی کہ میری لکنت لسانی اور عجزبیانی کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ میرے بھائی ہارون کو بھی نبوت عطا ہو کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ فصیح ہیں (ھو افصح منی اساناً!) گویا خطیبانہ بلاغت اور واعظانہ فصاحت نبوت کا لازمی خاصہ تھا، دعوت الی اللہ کے علمبرداروں کو اس کی اشد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ان کے مخاطبین خطابت اور قوت اظہار سے ہی مائل و متاثر ہو سکتے ہیں فصاحت و بلاغت کی یہ ممتاز و نمایاں نبوی خصوصیت بھی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درجہ کمال کو پہنچی جس طرح کہ دیگر خصائص نبوت مثلاً صدق و امانت، عزم و استقامت اور علم و حکمت کے تمام کمالات آپ پر ختم ہو گئے، اسی لیے ہر دور کے فصحائے عرب اس بات پر متفق رہے ہیں کہ کتاب اللہ کے اعجاز بیان کے بعد دوسرا مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔

از راہ فخر نہیں بلکہ بر سبیل تحدیث نعمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

انا افصح العرب بیدانی من قریش و نشأت فی بنی سعد: میں عربوں میں سب سے زیادہ فصیح ہوں مزید برآں میں قریش سے ہوں اور بنو سعد بن بکر میں میں نے تربیت پائی ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آپ کی فصاحت و بلاغت سے متاثر ہو کر فرمایا تھا:

لقد طفت فی العرب وسمعت فصحاء ھم فما سمعت أفصح منک فمن ادبک یا رسول اللہ! ؟ قال ادبنی ربی فاحسن تأدیبی: یعنی میں بلاد عرب میں پھرتا رہا ہوں میں نے فصحائے عرب کی تقاریر سنی ہیں مگر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ذات والا صفات سے بڑھ کر فصیح و بلیغ میں نے کہیں نہیں دیکھا! یہ تو

---

*پروفیسر و صدر شعبہ عربی، یونیورسٹی اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

فرمائیے کہ یہ بلند پایہ اور کمال کی فصاحت اور تعلیم ادب کہاں سے حاصل ہوئی ؟ فرمایا : مجھے تو میرے رب نے ادب تعلیم فرمایا مگر خوب خوب ادب تعلیم فرمایا : حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! انسان کا حسن و جمال کس بات میں ہے ؟ تو آپ نے فرمایا تھا کہ انسان کا حسن و جمال تو اس کی زبان سے وابستہ ہے !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت نگار آپ کی فصاحت و بلاغت کے چھ عناصر بیان کرتے ہیں : (۱) قریشیت یعنی عرب کے فصیح ترین قبیلہ قریش میں سے ہونا (۲) سعدیت یعنی عرب کے دوسرے فصیح ترین قبیلہ بنو سعد میں پرورش پانا (۳) زہریت یعنی بنو زہرہ کی فصاحت جو آپ کے ننھیال تھے (۴) اسدیت یعنی آپ کی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کے قبیلہ بنو اسد کی فصاحت (۵) آپ کا مہبط وحی و قرآن ہونا یعنی کلام ربانی کا قلب و لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے نازل ہونا (۶) فطرت محمدیہ یعنی خالق کل اور علام الغیوب نے ازل سے ہی فطرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فصاحت و بلاغت و دیعت فرما دی تھی کہ اعجاز قرآنی کے لیے جس ظرف کی ضرورت تھی اور نبوت خاتمہ کی تبلیغ کے لیے جس قسم کی معجزبیانی درکار تھی وہی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی کیونکہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کا تقاضی ہی یہی تھا ! اور انا کل شیء خلقنا بقدر میں بھی یہی حکمت پوشیدہ ہے !

شمائل ترمذی کی ایک روایت کے مطابق آپ اکثر خاموش رہتے تھے صرف ضرورت کے وقت بات کرتے تھے - آپ بات کا آغاز کرتے یا بات ختم کرتے وقت منہ کھولا کرتے تھے - آپ کا کلام جوامع الکلم پر مشتمل ہوتا تھا جو واضح اور فیصلہ کن اسلوب لیے ہوتا تھا ، نہ تو آپ کی گفتگو میں فالتو عنصر ہوتا نہ کسی قسم کی کمی یا نقص ہوتا ، آپ کے اکثر خطبات جامع و مختصر ہوتے ، کبھی کبھی طویل خطبات بھی ارشاد فرماتے ، مگر آپ کا انداز اس قدر واضح اور دلنشیں ہوتا تھا کہ سامعین کے لیے کوئی ابہام یا تشنگی باقی نہیں رہتی تھی ، آپ کا کلام و خطبات کا اسلوب تکلف سے پاک اور نہایت سلیس مگر ساتھ ہی پر کشش اور اثر انگیز بھی ہوتا تھا ، موقع اور مقتضی حال کی مناسبت سے آپ کے اسلوب میں تنوع اور تغیر کی صورتیں معمول کی بات تھی اسی لیے آپ جہاں یہ فرمایا کرتے تھے کہ انزلوا الناس منازلھم وہاں یہ بھی ارشاد ہوتا تھا کہ کلموا الناس علی قدر عقولھم (کہ لوگوں سے ان کی ذہنی سطح کو سامنے رکھکر بات کیا کرو !) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام لوگوں کی طرح جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے بلکہ آپ

کا انداز کلام بالکل واضح اور صاف ستھرا ہوا کرتا تھا ، حضرت نبوی میں بیٹھنے والے آپ کی ہر بات کو آسانی سے اچھی طرح سمجھ کر یاد کر لیا کرتے تھے -

آپ فرمایا کرتے تھے : او تیت جوامع الکلام کہ مجھے جامع کلمات عطا ہوئے ہیں ، اسی کلام نبوی کے متعلق جاحظ لکھتا ہے هو القلیل الجامع للکثیر کہ یہ وہ کلام نبوت ہے جو قلیل الفاظ اور کثیر المعانی ہوا کرتا تھا ـ هذا الکلام الذی قل عدد حروفه و کثیر عدد معانیه وجل عن الصنعة ونزه عن التکلف : یہ کلام جس کے حروف کی تعداد کم اور معنی کی مقدار زیادہ ہوتی اور جو بناوٹ اور تکلف سے برتر و منزہ ہوتا تھا ـ

قاضی عیاض الیحصبی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں معلم اخلاق و افصح العرب والعجم کی فصاحت و بلاغت کے ضمن میں لکھا ہے :

واما فصاحة اللسان وبلاغة القول فقد کان صلی اللہ علیه وسلم من ذلک بالمحل الافضل والموضع الذی لا یجهل سلاسة طبع وبراعة منزع وایجاز مقطع ونصاعة لفظ وجزالة قول وصحة معان وقلة تکلف : جہاں تک فصاحت لسانی اور بلاغت قول کا تعلق ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو فصاحت و بلاغت کے بلند و افضل ترین مرتبہ پر فائز تھے ، ایک ایسا مرتبہ جو کسی سے مخفی نہیں ، رواں طبیعت ، انداز کمال چھوٹے چھوٹے جملے ، واضح اور روشن الفاظ ، شاندار گفتار ، معنی کی صحت اور عدم تکلف آپ کی فصاحت و بلاغت کی امتیازی خوبیاں تھیں ـ

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف پانے والی عظیم المرتبت اور خوش نصیب خاتون حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا آپ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فصاحت لسانی کا نقشہ پیش کرتی ہیں : حلو المنطق فصل لا نزر ولا هذر کان منطقه خرزات نظمن یعنی آپ شیریں گفتار تھے ، آپ کا کلام واضح و قطعی انداز کا ہوتا تھا ، آپ کی گفتار میں نہ تو قلت معنی تھی نہ فالتو الفاظ ہوتے تھے ، کلام کیا تھا موتی تھے جو باہم پرو دئے گئے ہوں ـ"

یہاں پر یہ تذکرہ فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ تمام اہل عرب نے چودہ صدیوں کے دوران جس طرح قرآن مجید کے لفظی و معنوی اسلوب کو اللہ کا معجزہ تسلیم کیا اور اس چیلنج کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے جو اس نے تمام فصحائے عرب کے سامنے پیش کیا تھا بلکہ سب نا قدان فن بالاجماع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب و عجم کا خطیب اعظم اور آپ کی فصاحت و بلاغت کو قرآن مجید کے بعد دوسرا درجہ دیتے ہیں ، مشہور ادیب ، نقاد اور محقق علامہ صباعی بیومی لکھتے ہیں : ولقد امد القرآن الکریم والحدیث النبوی الشریف الخطابة فی هذا العصر